غیر سودی نظام بنک کاری

محمد نجات اللہ صدیقی شعبہ معاشیات مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

اسلام نے سود کو حرام قرار دے کر انسانی زندگی سے ظلم اور بے انصافی کی ایک بہت بڑی شکل کو ختم کرنا چاہا ہے اور عملی اعتبار سے دورِ جدید میں اسلامی زندگی کی تنظیم نو کے سلسلے میں یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ جدید معیشت میں سود اور سودی کاروبار کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ بنکنگ کا پورا نظام سود پر قائم ہے۔ معاشی زندگی کی اسلامی تعمیر نو کے لیے ضروری ہے کہ سود کے بغیر بنکنگ کا نظام قائم کیا جائے اور کامیابی کے ساتھ چلایا جائے۔ یہ بات کسی بحث کی محتاج نہیں ہے کہ بنکنگ کا نظام چند بنیادی، مفید اور ناگزیر خدمات انجام دیتا ہے اور اس قسم کے کسی نظام کے بغیر جدید ترقی یافتہ معیشت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی معاشیات کے موضوع پر لکھنے والے اس بات پر متفق ہیں کہ سود کے بغیر بھی بنکنگ کا کام اس طرح چلایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے معروف وظائف انجام دے سکے۔ یہ مفکرین اس بات پر بھی متفق ہیں کہ بنکنگ کی اسلامی تنظیم نو شرکت اور مضاربت کے شرعی اصولوں کی بنیاد پر کی جانی چاہیے۔ لیکن ابھی تک یہ بات تفصیل سے واضح نہیں کی جا سکی ہے کہ شرکت اور مضاربت کی بنیادوں پر نظام بنک کاری کا قیام کس طرح عمل میں آئے گا اور اس کے ذریعے وہ تمام ضروری اور مفید خدمات کس طرح انجام پائیں گی جو جدید نظام بنک کاری انجام دیتا ہے۔ پیش نگاہ مقالہ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے لکھا گیا ہے۔ آئندہ صفحات میں ہم غیر سودی نظام بنک کاری کا ایک خاکہ تجویز کریں گے۔ موضوع کی وسعت کے پیش نظر یہ خاکہ ابھی مجمل ہے اور اس کے بعض پہلو علیحدہ سے تفصیلی بحث کے محتاج ہیں۔ لیکن ہم نے کوشش کی ہے کہ غیر سودی نظام بنک کاری کے بنیادی خدوخال نمایاں ہو جائیں اور مزید تفصیلی تجزیے کے لیے ضروری بنیادیں فراہم ہو جائیں۔

سرمایے سے مضاربت پر کاروبار کرایا جائے، اور دوسری خدمات بالمعاوضہ انجام دی جائیں اور اس طرح نفع کمایا جائے۔ ان سرمایہ فراہم کرنے والوں کو ہم آئندہ حصہ دار کے نام سے یاد کریں گے۔

حصہ داروں کی تعداد کم از کم دو ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ تعداد کے لیے اصولاً کوئی حد متعین مقرر ہے لیکن سہولت کار اور دوسرے مصالح کے پیش نظر مناسب ہوگا کہ تعداد کی کوئی آخری حد مقرر کر دی جائے اس حد کی تعیین ہر ملک اور ہر زمانے میں مختلف ہوتی ہے مگر یہ تعداد بہت زیادہ نہ ہونی چاہیے۔ اسی طرح اجتماعی مصالح کا تقاضا ہو تو حصہ داروں کی کم سے کم تعداد بھی مقرر کی جاسکتی ہے جو دو سے زائد ہونی چاہیے۔

ان حصہ داروں کا فراہم کیا ہوا سرمایہ باہم مساوی بھی ہو سکتا ہے اور غیر مساوی بھی۔ یہ طریقہ اختیار کرنا زیادہ موزوں ہوگا کہ سرمایے کی ایک خاص مقدار مثلاً ایک لاکھ روپے کو ایک حصہ قرار دیا جائے اور یہ طے کر دیا جائے کہ ہر شریک جتنے حصے چاہے خرید سکتا ہے۔ بنک کے مجموعی مشترکہ سرمایے کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقداریں بھی مقرر کی جاسکتی ہیں

کسی حصہ دار کا فراہم کردہ سرمایہ بنک کے مجموعی مشترکہ سرمایے کے ساتھ جو نسبت رکھتا ہو اسی نسبت سے وہ حصہ دار بنک کا مالک سمجھا جائے گا

کاروبار بنک کاری کے منافع کے سلسلے میں یہ اصول اختیار کر لینا مناسب ہوگا کہ ان کی تقسیم سرمایے کی مقداروں (یا حصص کی تعداد) کی نسبت سے ہوگی۔ بنک کے مجموعی نفع کو اس کے مجموعی سرمایے پر تقسیم کر دیا جائے گا اور اس طرح فی صد جو نفع آئے گا اسی کے حساب سے ہر صاحب سرمایہ کا نفع متعین کر لیا جائے گا۔ اصولاً اس بات کی پوری گنجائش ہے کہ شرکا کے لیے نفع کی ایسی نسبتیں طے کر لی جائیں جو ان کے فراہم کردہ سرمایوں (خرید کردہ حصص) کے تناسب کی پابند نہ ہوں بلکہ ان سے مختلف ہوں۔ ایسا کرنے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ بعض شرکا دوسرے شرکا کی بہ نسبت زیادہ تجربہ کار اور با صلاحیت ہوں یا وہ زیادہ کاروباری اعمال انجام دینے کی ذمہ داری لے رہے ہوں لیکن حسابات میں سہولت اور کاروبار بنک کاری کی نوعیت کے پیش نظر ہماری رائے یہی ہے کہ کاروبار بنک کاری کے منافع شرکاء بنک کے درمیان ان کے فراہم کیے ہوئے سرمایوں کی مقداروں کی نسبت سے تقسیم کیے جانے چاہییں۔

اگر کسی سال کاروبار بنک کاری میں بحیثیت مجموعی نقصان ہو تو یہ نقصان لازماً شرکاء بنک کے درمیان ان کے سرمایوں کی نسبت سے تقسیم پائے گا۔ جیسا کہ شرکت کے شرعی احکام بیان کرتے واضح کیا

جا چکا ہے[1]

بنک کے قیام کے لیے شرکت کا معاہدہ اس شرط کے ساتھ کیا جائے گا کہ بنک براہ راست صنعتی، زرعی یا تجارتی کاروبار نہیں کرے گا بلکہ مشترکہ سرمایہ کو شرکت یا مضاربت کے اصول پر کاروبار کے لیے دینے کا طریقہ اختیار کرے گا۔ ساتھ ہی بنک کاروباری افراد اور اداروں نیز عام افراد، دوسرے اداروں اور حکومت کی ایسی خدمات بھی انجام دے گا جن کے عوض معقول اجرت مل سکتی ہو۔ یہ اجرتیں بھی بنک کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہوں گی۔

ہر شریک اس بات پر رضامندی ظاہر کرے گا کہ بنک کے مشترکہ کاروبار کی جانب سے شرکت یا مضاربت کے اصول پر مزید سرمایہ حاصل کر کے اس کاروبار میں لگایا جائے اور کاروبار کی توسیع کے لیے قرض سرمایہ حاصل کیا جائے۔ تمام شرکا کی جانب سے شرکت کو اس بات کی بھی اجازت ہوگی کہ دوسرے افراد یا اداروں کو سرمایہ قرض دیا جائے یا مضاربت یا شرکت کے اصول پر سرمایہ فراہم کیا جائے۔ بنک کو پورا اختیار ہوگا کہ مشاہرہ یا اجرت کے عوض مزدوروں، کلرکوں اور ماہرین فن کی خدمات حاصل کرے۔ عمارتیں، سواریاں اور دوسرے سامان ضرورت خریدے یا کرایے پر حاصل کرے اور مشترکہ سرمایہ میں وہ تمام تصرفات کرے جو بنک کے کاروبار کے مفاد میں ہوں۔

ہر شریک کو دوسرے شرکا کی طرف سے اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ اپنی ذاتی حیثیت میں کوئی دوسرا کاروبار کرے یا کسی کاروباری ادارے میں شرکت یا مضاربت کے اصول پر شامل ہو اور سرمایہ قرض لے یا قرض دے۔ شرکا کے انفرادی اور نجی کاروباری تصرفات کا مشترکہ کاروبار سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

بنک کے کاروبار سے متعلق تمام اہم فیصلے حصہ داروں کے باہمی مشورے سے طے پائیں گے۔ اگر حصہ داروں کی تعداد بہت بڑی ہو تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ وہ بہت سے امور کے بارے میں فیصلے کا اختیار اپنی ایک نمائندہ مجلس کے سپرد کر دیں۔ روزمرہ کاروباری فیصلوں کو تنخواہ دار منیجروں کے سپرد کیا جا سکتا ہے جن کے تقرر اور معزولی کا اختیار حصہ داروں یا ان کے نمائندوں پر مشتمل مجلس کو ہوگا۔

[1] شرکت اور مضاربت کے شرعی اصول رسالہ زندگی رام پور، اگست ۱۹۶۶ء صفحات ۱۹ - ۲۴

کاروبار بنک کاری چونکہ ایک مسلسل کاروبار ہے لہٰذا اس کی تکمیل یا اختتام کا کوئی وقت نہیں مقرر ہے۔ ایسی صورت میں حصہ داروں کا مفاد یہ چاہتا ہے کہ نفع و نقصان کی تعیین کے لیے کوئی ایسا طریقہ اختیار کر لیا جائے جو حصہ داروں اور شرکت دونوں کے حق میں موزوں ہو۔ مناسب ہوگا کہ ہر مالی سال کے اختتام پر شرکت کے نفع و نقصان کی تعیین کے لیے اس کے حسابات کی جانچ کی جائے۔ مجموعی نفع یا نقصان کی تعیین کے بعد ہر حصہ دار کے نفع یا نقصان کو متعین کیا جائے اور اس کے حصہ کا نفع اسے دے دیا جائے۔ نقصان کی صورت میں اسے مطلع کر دیا جائے کہ اس کے سرمایہ میں نقصان کے بقدر کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس کے بعد آئندہ سال کے لیے معاہدہ شرکت کی تجدید کرتے ہوئے کاروبار جاری رکھا جائے۔ نئے مالی سال کا حساب پچھلے سال سے علیحدہ ہوگا۔ اس کے نقصانات کی تلافی میں وہ منافع نہیں واپس لیے جاسکیں گے جو پہلے تقسیم کیے جاچکے ہیں، نہ اس کے نفع سے گزشتہ نقصانات کی تلافی کی جاسکے گی۔ البتہ نقصان کی صورت میں حصہ داروں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے سرمایہ میں واقع ہونے والی کمی کو پورا کرنے کے لیے نقصان کے بقدر مزید سرمایہ فراہم کر دیں[1]

ہر شریک کو ہر وقت اس کا اختیار ہوگا کہ وہ شرکت سے علیحدہ ہو جائے۔ کسی حصہ دار کی جانب سے علیحدگی کا نوٹس ملنے پر اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ مشترکہ کاروبار کے حسابات مکمل کر کے اس شریک کا سرمایہ مع اس کے حصۂ نفع یا نقصان کے واپس کر دیا جائے۔ اگر حسابات کی تکمیل کے لیے کچھ عرصہ مثلاً رواں سہ ماہی کے اختتام تک انتظار ضروری ہو تو ایسا کیا جائے گا۔ اس بات کی بھی پوری گنجائش ہے کہ شرکت کا معاہدہ کرتے وقت شرکاء اپنے کو اس کا پابند کر لیں کہ کسی شریک کی علیحدگی مالی سال کے اختتام یا سہ ماہی حسابات کے موقع پر ہی عمل میں آسکے گی۔ علیحدہ ہونے والے شریک یا شرکاء کے علاوہ باقی شرکاء کے حق میں شرکت باقی رہے گی۔[2]

کسی شریک کی موت سے اس شریک کی حد تک شرکت ختم ہو جائے گی اور مذکورہ بالا طریقے کے مطابق حسابات مکمل کر کے اس کا سرمایہ مع نفع یا نقصان کے اس کے شرعی ورثاء یا ان افراد

---

[1] ملاحظہ ہو "شرکت اور مضاربت کے شرعی اصول" زندگی رام پور، ستمبر ۱۹۶۶ء صفحات ۱۴ - ۲۲

[2] " " " دسمبر ۱۹۶۶ء " ۱۲ - ۲۴

کو واپس کر دیا جائے گا جن کے حق میں اس نے وصیت کی ہو۔ البتہ اگر باقی شرکا راضی ہوں تو مرنے والے حصہ دار کے وارث یا ورثا کو اس کی جگہ دی جا سکتی ہے [1]

چونکہ بنک کو اس کے شرکا کی جانب سے کاروبار کے لیے قرض لینے اور قرض دینے کی اجازت ہوگی لہذا ان شرکا کی مالی ذمہ داری ان کے فراہم کردہ سرمایہ تک محدود نہیں ہوگی بلکہ ان سے متجاوز ہوگی۔ چونکہ عام طور پر قرض لین دین کے سلسلے میں بنک کسی حد کا پابند نہیں ہوگا۔ لہذا یہ کہنا درست ہوگا کہ ہر شریک (حصہ دار) کی مالی ذمہ داری غیر محدود ہوگی۔ اگر کاروبار بنک کاری میں اتنا زبردست خسارہ ہو کہ لیے ہوئے قرضوں اور دوسری واجب الادا رقوم کی ادائگی کے لیے مشترکہ سرمایہ کافی نہ ہو تو اس کمی کو حصہ دار اپنے ذاتی مال میں سے پوری کریں گے [2] البتہ کسی حصہ دار نے اپنی ذاتی حیثیت میں جو مالی ذمہ داریاں اٹھائی ہیں ان کی ادائگی میں دوسرے حصہ دار اس کے شریک نہ ہوں گے۔ حصہ داروں کے نجی کاروبار کی مالی ذمہ داریوں سے شرکت کو کوئی تعلق نہ ہوگا

(۲)
بینک کا کاروبار

بینک کے کاروبار کو تین قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ وہ خدمات جو بینک فیس، کمیشن، یا متعین اجرت کے عوض انجام دے گا۔

۲۔ شرکت یا مضاربت کے اصول پر کاروبار میں سرمایہ لگانا۔

۳۔ بلا معاوضہ خدمات

ذیل میں پہلی دو قسموں کا مطالعہ کیا جائے گا۔ تیسرے کام کا مطالعہ چوتھے باب میں کیا گیا ہے۔

خدمات بالمعاوضہ ان خدمات سے حاصل ہونے والی آمدنی چونکہ ان خدمات کی انجام دہی پر آنے والی لاگت سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ اس لیے یہ بھی بینک کے لیے نفع کمانے کا ایک اہم ذریعہ ہوں گی۔ دوسری جانب ان سے معاشرہ اور بالخصوص کاروباری طبقے کی اہم ضروریات پوری ہوں گی۔ یہ وہی خدمات ہیں جن کو معاصر بینک بھی فیس، کمیشن یا متعین معاوضوں کے بدلے انجام

[1] ملاحظہ ہو "شرکت اور مضاربت کے شرعی اصول"، زندگی۔ رام پور۔ جنوری ۱۹۶۶ء صفحات ۹-۱۲

[2] " " " دسمبر ۱۹۶۶ء " ۹-۱۲

دیتے ہیں۔ چونکہ اس طرح کی بالمعاوضہ خدمات کی انجام دہی آج بھی سود سے پاک ہے۔ لہذا کوئی وجہ نہیں کہ موجودہ طریقے غیر سودی نظام میں بھی جاری نہ رہیں۔ ان خدمات اور ان کی انجام دہی کے طریقوں کا تفصیلی مطالعہ موزوں ماخذ کی مدد سے کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں بعض اہم خدمات کے ذکر پر اکتفا کیا جائے گا۔

ا۔ امانتیں رکھنا اور ان کی حفاظت کا اہتمام کرنا۔ بینک اپنے یہاں مقفل بکس (lockers) رکھے گا جن میں زیورات، اہم کاغذات اور دستاویزیں، سندیں اور دوسری قیمتی اشیاء رکھی جا سکیں گی۔ بنک ان اشیاء کی حفاظت کا ذمہ لے گا اور اس کی مناسب اجرت وصول کرے گا۔

(ب) رقموں کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا۔ سفری چک، بینک ڈرافٹ، خطوط اعتماد (letters of credit) اور مختلف قسم کی مالی سندوں کے ذریعے بنک چھوٹی بڑی رقوم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی خدمت انجام دیتے ہیں اور اس کا معاوضہ فی صد کمیشن یا فیس کی صورت میں وصول کرتے ہیں۔ چونکہ ہر بڑے بنک کی شاخیں متعدد مقامات پر ہوتی ہیں یا اگر شاخیں نہ ہوں تو بھی بنک ایک دوسرے سے لین دین رکھتے ہیں لہذا ان خدمات کی انجام دہی پر بنکوں کو برائے نام لاگت آتی ہے جب کہ گاہک کو اس سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔ یہ طریقہ غیر سودی نظام بنک کاری میں بھی اختیار کیا جاتا رہے گا اور بنکوں کی آمدنی کا ذریعہ ہوگا۔

ج۔ بحری اور ہوائی جہازوں، ریل یا موٹر وغیرہ کے ذریعے منگوائے جانے والے تجارتی اموال اور دیگر سامانوں کو اپنے گاہکوں کی نمائندگی کرتے ہوئے چھڑانے، گاہک کی طرف سے اس کی ہدایت کے مطابق ان کی قیمتیں ادا کرنے اور مال کو گاہک تک پہنچانے کی خدمات انجام دے کر بھی بنک معاوضہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ طریقہ بھی بدستور رائج رہے گا۔

د۔ اپنے گاہکوں کی نمائندگی کرتے ہوئے غیر منقولہ جائداد کی خرید و فروخت کا معاملہ کرنا اور اس سلسلے میں قانونی کارروائیوں کی تکمیل کرانا بھی ان بالمعاوضہ خدمات میں سے ہے جو بنک انجام دے سکتے ہیں۔

ھ۔ بعض معاصر بنک کاروباری فریقوں کو نیا کاروبار شروع کرنے یا موجودہ کاروبار کی توسیع کے سلسلے میں ماہرانہ مشورے دینے، مشینری، خام مال اور دیگر اشیاء کی فراہمی اور خریداری میں ان کی مدد کرنے اور فی الجملہ کاروبار کی ترویج و ترقی میں ان کے کاروباری اور قانونی مشیر کی حیثیت سے کام

کرتے ہیں۔ اس کام کی انجام دہی کے لیے بینک تنخواہ دار ماہرین فن کی خدمات حاصل کرتے ہیں اور خود اپنے کاروباری گاہکوں سے اپنی ان خدمات کا معقول معاوضہ وصول کرتے ہیں۔ یہ تمام معاوضے سود سے پاک ہیں اور غیر سودی نظام میں بھی حاصل کیے جا سکیں گے۔

د۔ بینک اپنے کھاتہ داروں اور گاہکوں کو اہم مالی امور میں مشورے دینے کے علاوہ ان کی جانب سے تجارتی حصص کی خرید و فروخت یا ان کے سرمایہ کو مختلف کاروباری اداروں میں لگانے کی خدمت بھی انجام دیتے ہیں وہ اپنے گاہکوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ان حصص کے منافع وصول کرتے ہیں اور ان حصص کو اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں۔ یہ تمام خدمات بالمعاوضہ ہوتی ہیں اور مجوزہ نظام بنک کاری میں بھی جاری رہیں گی۔

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے بالمعاوضہ خدمات کی کوئی متعین فہرست نہیں پیش کی جا سکتی۔ حالات کی تبدیلی، گاہکوں کی طلب اور بینکوں کی اپنی اپج اور پیش قدمی نئی نئی خدمات پیش کرے گی اور بینک ہر ایسی خدمت کو بخوشی انجام دے گا جس سے اس کا کاروبار بڑھتا ہو۔ اس کے گاہکوں کا حلقہ وسیع تر ہوتا ہو اور اسے مزید نفع حاصل ہوتا ہو۔ بینک اپنے تجربہ، ساکھ، نظام حفاظت اور اپنی ملک گیر بلکہ عالم گیر نوعیت کے سبب ان گوناگوں خدمات کو سہولت اور کفایت کے ساتھ انجام دے کر اپنے گاہکوں — عوام، کاروباری افراد اور اداروں، حکومت، دوسرے عوامی اداروں سے ان کے معقول معاوضے وصول کر سکیں گے۔ عام طور پر یہ معاوضے ان خدمات کی لاگت سے زیادہ ہوں گے مختلف بنکوں کی شرح معاوضہ مختلف ہو سکتی ہے۔ گر بینکوں کی باہمی مسابقت ان شرحوں کو اعتدال کی حدود میں رکھے گی۔ ضرورت محسوس کی جائے تو مرکزی بنک یا حکومت اعتدال سے تجاوز کو روک سکے گی۔

نفع آور کاروبار میں سرمایہ لگانا

بنک کے لیے نفع کمانے کا سب سے بڑا ذریعہ اپنے سرمایہ کو شرکت عنان یا مضاربت کے اصول پر کاروبار کرنے والے فریقوں کو فراہم کرنا ہے۔ چونکہ سرمایہ لگانے کی یہ دونوں صورتیں اپنی نوعیت اور

---

1. David Rockfeller: Creative manage ment in Banking pp 40-44 Mc Graw hill New york 1964

اور شرعی احکام کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں، لہٰذا ان پر علیحدہ علیحدہ گفتگو کی جائے گی

(۱) بنک کے سرمایہ کے ذریعے شرکت سرمایہ کے نفع آور استعمال کی ایک شکل یہ ہے کہ بنک کسی کاروباری فریق کے ساتھ اس کے کاروبار میں شریک ہو جائے۔ کاروبار میں کاروباری فریق کا سرمایہ بھی شامل ہوگا اور بینک کا بھی اور کاروبار چلانے میں کاروباری فریق کے ساتھ بنک کے تنخواہ دار نمائندے اور ماہرین فن بھی شریک ہوں گے۔ شرکت کے معاہدے میں کاروبار کی نوعیت، اس کے حدود، اگر مناسب سمجھا جائے تو اس کی مدت، اور نفع کے اصول کی صراحت ہوگی۔ جہاں تک نقصان کا سوال ہے اس کی ذمہ داری لازماً سرمایوں کی مقدار کی نسبت سے تقسیم پائے گی۔ کاروبار کے اختتام، یا مدت کاروبار کی تکمیل پر یا کسی شریک کی جانب سے اختتام کاروبار کے اعلان پر کاروبار کے حسابات مکمل کر کے نفع اور نقصان کا تعین کیا جائے گا اور اسے مذکورہ بالا اصول کے مطابق تقسیم کر دیا جائے گا۔ اصل سرمائے نفع یا نقصان کے ساتھ بنک اور کاروباری فریق کو واپس مل جائیں گے۔

بنک جب شرکت کا معاہدہ کرے تو اسے اس بات کا اہتمام کرنا ہوگا کہ اس کی مالی ذمہ داری اس کے فراہم کردہ سرمایہ کے بقدر محدود ہو، لامحدود نہ ہو۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب وہ کاروبار جس میں بنک شرکت عنان کے اصول پر سرمایہ لگائے اس شرط کے تحت چلایا جائے کہ اسے سرمایہ شرکت کے حدود سے زیادہ وسعت نہ دی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ادھار لین دین اور قرض لینے یا دینے میں اس امر کا لحاظ رکھے گا کہ کسی وقت مشترک کاروبار پر اس کے نقد تحویل اور موجود اثاثے کی قیمت کے مجموعے سے زیادہ مالی ادائیگیاں نہ واجب ہوں۔ محدود ذمہ داری کے اس اصول کی تشریح ہم شرکت اور مضاربت کے شرعی اصول بیان کرتے وقت کر چکے ہیں۔

اس حد بندی کی ضرورت اس لیے ہے[1] کہ جیسا کہ آئندہ صفحات میں واضح کیا جائے گا، بنک کے سرمایہ میں ایک بڑی رقم مضاربت کے اصول پر رقمیں جمع کرنے والوں کی فراہم کردہ ہوں گی نظام بنک کاری کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لیے ضروری ہے کہ ان کھاتہ داروں کی مالی ذمہ داری محدود ہو۔ اس کی صورت صرف یہی ہو سکتی ہے کہ بنک اپنا سرمایہ جہاں بھی لگائے محدود مالی

[1] ملاحظہ ہو زندگی رام پور - دسمبر ۱۹۶۶ء صفحات ۹ — ۱۲

ذمہ داری کے ساتھ لگائے

شرکت کے اصول پر سرمایہ فراہم کرنے کی صورت میں بینک آزاد ہوگا کہ اپنے کاروباری شریکوں سے نفع کی تقسیم کے لیے جو اصول بھی چاہے طے کرلے ۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ نفع میں بینک اور اس کے کاروباری شریک کے حصے فی صد یا نسبت کی صورت میں طے کیے جائیں ۔ کسی فریق کے لیے کوئی متعین رقم نہ طے کی جائے ۔ اس شرط کے ساتھ بینک آزاد ہے کہ نفع کی تقسیم کو سرمایوں کی مقداروں کے تابع رکھے، یا ان سے آزاد ہوکر کچھ اور نسبتیں طے کرلے ۔ مختلف کاروباری اداروں یا فریقوں کے ساتھ شرکت کرتے وقت بینک نفع کی تقسیم کی مختلف نسبتیں بھی طے کرسکتا ہے ۔

معاہدۂ شرکت کے اختتام پر اگر بینک کو اپنا سرمایہ نفع کے ساتھ واپس ملے تو یہ نفع اس کے مجموعی منافع بینک کاری میں شامل ہوجائے گا ۔ اگر کسی شرکت میں اسے خسارہ اٹھانا پڑے تو یہ خسارہ بھی اس کے نفع نقصان کے مجموعی حسابات میں ضم ہوجائے گا ۔ نفع و نقصان کی تعیین کے ضمن میں چند مسائل پیدا ہوتے ہیں ۔ مثلاً کسی مسلسل جاری کاروبار کے منافع کی تعیین کیونکر عمل میں آئے گی، یا کسی جاری کاروبار میں شریک ہونے یا اس سے علیحدگی اختیار کرنے کی کیا صورت ہوگی ۔ ان پر آئندہ بحث کی جائے گی کیونکہ یہ مسائل اس صورت میں بھی پیدا ہوتے ہیں جب بینک اپنا سرمایہ مضاربت کے اصول پر لگاتا ہے

جس کاروبار میں بینک شریک ہوا ہے اس میں کاروباری فریق نے اگر بینک کے علاوہ دوسرے فریقوں سے بھی شرکت یا مضاربت کے اصول پر سرمایہ حاصل کرکے لگایا ہے تو نفع نقصان کی تعیین کے لیے حسابات کس طرح مکمل کیے جائیں گے ؟ اس سوال کا جواب بھی آئندہ دیا جائے گا ۔ البتہ اس بات کی صراحت ضروری ہے کہ مشترکہ کاروبار کی جانب سے طویل المیعاد قرضے نہیں لیے جانے چاہئیں ۔ قرض سرمایہ کاروبار میں لگانے سے کاروبار کی مالی ذمہ داری وسیع ہوتی ہے اور جیسا کہ ہم اوپر صراحت کرچکے ہیں ضروری ہے کہ بینک کی شرکت سے کیے جانے والے کاروبار کو اس طرح چلایا جائے کہ وہ شرکت اور مضاربت کے اصول پر فراہم کردہ "ذمہ دار" ([illegible]) سرمایہ کی حدود کے اندر رہے ۔ جہاں تک چھوٹی مدت کے لیے لیے ہوئے قرضوں کا سوال ہے ان کا معاملہ مختلف ہے اور ان پر آئندہ گفتگو کی جائیگی ۔

شرعی اعتبار سے اس میں کوئی خرابی نہیں کہ بینک شرکت کے اصول پر سرمایہ لگائے مگر عملاً

کاروبار کے چلانے میں شریک نہ ہو۔ البتہ اصولاً اسے یہ حق حاصل رہے گا اور جب مناسب سمجھے اسے استعمال بھی کر سکے گا۔ ہمارے نزدیک یہ ایک غیر عملی اور ناقابل لحاظ صورت ہے کیونکہ کاروباری فریق مضاربت پر سرمایہ حاصل کرنے کو اس صورت پر ترجیح دیں گے۔ جہاں تک نفع کی تقسیم اور نقصان کی ذمہ داری کا سوال ہے مضاربت اور ایسی شرکت کے درمیان کوئی فرق نہیں جس میں سرمایہ لگانے والا شریک عملاً کاروبار چلانے میں حصہ نہ لے۔ نقصان جب بھی ہوگا سرمایوں میں ان کی مقدار کی نسبت سے ہوگا خواہ یہ سرمائے شرکت کے اصول پر لگائے گئے ہوں یا مضاربت کے اصول پر۔ نفع کی تقسیم کی نسبتیں چونکہ بینک اور کاروباری فریق کی باہمی رضامندی سے طے پائیں گی۔ اس لیے وہ ہمیشہ اس طرح طے ہوں گی کہ مضاربت اور شرکت کی زیر غور شکل دونوں میں بینک کا حصۂ نفع ایک ہی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر شرکت کے اصول پر سرمایہ فراہم کرنے کے باوجود بینک کاروبار چلانے میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کرے گا تو اس کا حصۂ نفع مشترکہ سرمایہ میں اس کے فراہم کردہ سرمایہ کی نسبت کے مطابق نہیں بلکہ اس سے کم طے پائے گا، تاکہ کاروباری فریق کو اس کے سرمایہ کے ذریعے کاروبار کرنے کا نفع ہونے کی صورت میں مل سکے۔ اگر بینک اس پر راضی نہ ہوگا تو کوئی کاروباری فریق اس کے ساتھ شرکت کا معاہدہ کرنے پر آمادہ نہ ہوگا وہ مضاربت کو ترجیح دے گا جس میں بینک کے فراہم کردہ سرمایہ کے ذریعے حاصل ہونے والے نفع میں سے اس کا حصہ صراحت کے ساتھ طے ہوتا ہے۔

اس بات کو ایک مثال کے ذریعے واضح کیا جاسکتا ہے۔ ایک کاروباری فرد ایک لاکھ کا سرمایہ خود لگا رہا ہے اور ایک لاکھ بینک سے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ بینک اس کے ساتھ شرکت کا معاہدہ کرے اور کاروبار چلانے میں بھی عملاً اس کا شریک ہو۔ فرض کیجیے کہ اس صورت میں نفع کی مساوی تقسیم کا اصول طے پاتا ہے۔ اگر اس کاروبار میں بیس ہزار کا نفع ہوتا ہے تو دس ہزار بینک کو ملیں گے اور دس ہزار کاروباری فریق کو۔

دوسری صورت یہ ہے کہ بینک کو اس کے فراہم کردہ سرمایے پر حاصل ہونے والے نفع کا نصف ملے گا۔ اس کاروبار میں اگر بیس ہزار کا نفع ہوتا ہے تو بینک کو پانچ ہزار ملیں گے اور کاروباری فریق کو پندرہ ہزار۔ دس ہزار تو اس کے اپنے سرمایے کا نفع ہے اور پانچ ہزار بینک کے سرمایے

کامیاب کاروبار کرنے کا صلہ

تیسری صورت یہ ہے کہ بنک ایک لاکھ کا سرمایہ شرکت عنان کے اصول پر لگائے لیکن یہ فیصلہ کرے کہ وہ کاروبار چلانے میں عملاً کوئی حصہ نہ لے گا۔ ایسی صورت میں کاروباری فریق معاہدہ کرنے پر اسی وقت راضی ہوگا جب بنک مشترکہ کاروبار کا صرف چوتھائی نفع لینے پر راضی ہو۔ کاروبار میں بیس ہزار کا نفع ہونے پر اس شرط کے مطابق بنک کو پانچ ہزار ملیں گے اور کاروباری فریق کو پندرہ ہزار۔ اگر بنک کل نفع کا ایک تہائی طلب کرے تو کاروباری فریق مضاربت کی مذکورہ بالا شکل کو ترجیح دے گا۔

اگر مضاربت کے مذکورہ بالا معاہدے میں بنک نے اپنے لیے نفع کی کوئی دوسری نسبت طے کی ہو تو اسی کے اعتبار سے تیسری شکل میں بھی ترمیم کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ بات بالکل واضح ہے کہ ایسی صورت میں دوسری اور تیسری شکل میں عملاً کوئی فرق نہ رہ جائے گا اور ان پر علیحدہ علیحدہ بحث بے سود ہے۔ ہم یہ نتیجہ نکالنے میں ہم حق بجانب ہیں کہ اگر بنک کاروبار چلانے میں عملاً حصہ لینا چاہے گا تو اپنا سرمایہ شرکت کے اصول پر فراہم کرے گا۔ اور اگر عملاً کاروبار میں حصہ نہیں لینا چاہے گا تو اپنا سرمایہ مضاربت کے اصول پر فراہم کرے گا۔

جدید بنک کاری کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اکثر ممالک میں عام تجارتی بنکوں نے صنعتی، تجارتی اور زرعی کاروبار میں شرکت کے اصول پر سرمایہ لگانے سے احتراز کیا ہے۔ اگرچہ بعض ادوار میں بعض ملکوں میں اس طرف بھی رجحان رہا ہے[1]۔ عملاً یہ بات زیادہ موزوں نظر آتی ہے کہ عام تجارتی بنک صرف مضاربت کے اصول پر سرمایہ لگانے کا طریقہ اختیار کریں اور بعض مخصوص بنک شرکت کا طریقہ اختیار کریں۔ اس تقسیم کار کے بعد یہ ممکن ہو جائے گا کہ یہ مخصوص بنک اپنے کاروبار کی مخصوص نوعیت کا اپنے کھاتہ داروں سے معاہدے میں بھی لحاظ رکھیں۔ مثلاً اگر کچھ کھاتہ دار غیر محدود مالی ذمہ داری کے

[1] بنکوں کی کاروبار میں براہ راست شرکت نے یورپ کی صنعتی ترقی میں بڑا حصہ لیا ہے۔ فرانس میں بعض بنک اب بھی ایسا کرتے ہیں۔ اسپین میں بھی یہی طریقہ رائج ہے اور بنکوں کے نمائندے کاروباری اداروں کے انتظام میں شریک رہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

R.S. Say-ers: Banking in werstern europe. P.2oj P.365 oxford. 1962

ساتھ رقمیں جمع کرنے پر آمادہ ہوں تو بینک شرکت کرتے وقت مشترکہ کاروبار کو اپنے ذمہ نادہ سرمایہ کے حدود میں رہنے کی شرط سے آزاد کر سکتے ہیں ۔

اس مقالے کا منشا غیر سودی نظام بنک کاری کا ایک عام، قابل عمل اور قابل فہم خاکہ تجویز کرنا ہے ۔ لہذا ہم ان مخصوص بنکوں کے نظام پر تفصیلی گفتگو سے احتراز کریں گے جن کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے ۔ آئندہ صفحات میں مضاربت پر سرمایہ لگانے کی شکل پر نسبۃً زیادہ تفصیلی گفتگو کی جائے گی ۔ کیونکہ ہمارے نزدیک عام غیر سودی بنکوں کے لیے سرمایہ کے نفع آور استعمال کی نسبۃً محفوظ صورت یہی ہے کہ وہ اسے کاروباری فریقوں کو مضاربت کے اصول پر فراہم کریں ۔ خود ان کے کاروبار چلانے میں شرکت نہ کریں ۔ مذکورہ بالا بحث کا فائدہ یہ ہے کہ یہ عام بینک بھی شرکت کے اصول پر سرمایہ لگانے کا طریقہ اختیار کر سکتے ہیں ۔ البتہ ایسی صورت میں ضروری ہوگا کہ یہ مشترکہ کاروبار کو بعض حدود سے آگے وسعت نہ دیں ۔ یعنی ان میں طویل المیعاد قرض سرمایہ کی بھاری مقداریں نہ لگائیں ۔

زندگی رامپور
جلد ۳۸
شمارہ ۲
شوال المکرم ۱۳۸۶ھ
فروری ۱۹۶۷ء
مدیر:- سید احمد قادری